

یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے!

بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ایک مردی نے چند تصاویر بھجوائی ہیں۔ ہمارے شہداء کی لازوال قربانی کی وہ عملی تصویر جنہیں دیکھنے کے بعد اس سے ان کیلئے صرف اور صرف دعا نکلتی ہے۔ بلوچستان کے ساحلی علاقے کے نزدیک، کوٹل ہائیوے پر فرض نجاتے ہوئے، ان نوجوانوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرڈا۔ یقین ہے کہ یہ خدا کی بارگاہ میں سرخ روٹھرے ہونگے۔ یہ سات نوجوان، وردی پہنے ہوئے خالق کے سامنے پیش ہوئے ہیں۔ اسی طرح، رزلک میں بھی شدت پسندوں سے لڑتے ہوئے چھوٹی جوانوں نے اپنی جان، اس مٹی پر قربان کرڈا۔ ایک دن میں بہادروں نے جامِ شہادت نوش کیا ہے۔ صرف تین دن پہلے، قربانیوں کا یہ سلسلہ تقریباً ایک دہائی سے جاری ہے۔ جوان کیا، دنیا میں کسی بھی فوج میں، افسروں کے شہید ہونے والوں کی سب سے بڑی تعداد۔ کیا یہ معمولی بات ہے۔ کیا اس عظیم کام پر کسی قسم کی آنچھ آنی چاہیے؟ یہ انتہائی سنجیدہ سوال ہے، جسے اب پوچھنے کا وقت ہے۔ اسیلے کہ سازش گھری ہے اور نشانہ صرف ایک، پاکستان کی فوج اور اس سے مسلک ریاستی ادارے۔ شواہد کے ساتھ بات کرنی ضروری ہے۔ اسیلے کہ کسی بھی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہ ہونے کی وجہ سے ہربات لکھ سکتا ہوں۔ نہ ہی کسی مذہبی گروہ سے نسبت رکھتا ہوں۔

گزارش ہے کہ کوئی بھی لکھاری، محقق جو پاکستان سے عشق کرتا ہے، یہ نہیں کہہ سکتا کہ ریاستی اداروں سے غلطیاں نہیں ہوئیں۔ مہیب اور پہاڑ جیسی غلطیاں ہوئی ہیں۔ فوج نے کئی ایسے کام کیے ہیں، جو انہیں نہیں کرنے چاہیے تھے۔ ماضی بعيد کی بات نہیں۔ 1977 سے لیکر چند سال پہلے تک، ایک ایسی قیادت کو سامنے لا یا گیا، جسکا جو ہر ہی کسی اصول پر مبنی نہیں تھا۔ ایسی بے شمر لیڈر شپ جسکا ایمان صرف اور صرف پیسہ تھا۔ ان میں سیاسی اور مذہبی شخصیات دونوں شامل تھیں۔ مگر فوج، واحد ادارہ ہے جس نے غلطیاں، اپنے خون سے دھوئی ہیں۔ ہر لڑکھڑاتے ہوئے نقش پا کو، اپنی قربانی سے دوبارہ درست کیا ہے۔ ملک کے کسی اور ادارے نے اپنی کوتا ہیوں سے اس قدر نہیں سیکھا، جتنا اس خاکی ادارے کو توفیق ہوئی ہے۔ ایک انتہائی اہم بات اور بھی ہے۔ کسی تعصب کے بغیر دیکھیے۔ ہمارے پورے ملک میں صرف ایک ہی نظم و ضبط والا ادارہ رہ گیا ہے اور وہ ہے خاکی فوج۔ باقی تمام ادارے یا تو باہمی کشمکش میں مبتلا ہیں یا ان میں قربانی دینے کا وہ جذبہ موجود نہیں، جو سرحدوں کی حفاظت کرنے والے ان محافظوں کا ہے۔ یہ روز کریمی کا حصہ رہا ہے۔ اندر وون خانہ تمام معاملات جانتا ہوں۔ اکثریت سول افسران، پیسے کی دوڑ میں شامل ہیں۔ چند برگزیدہ سیاستدانوں کا آلہ کار بنکر خوب گنگا نہاتے ہیں۔ اچھی پوسٹنگ لینے کیلئے اکثریت ہر اخلاقی اور انتظامی اصول کو بالائے طاق رکھنے کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ سیاستدانوں کے متعلق بات کرنی عہد ہے۔ اسیلے کہ صرف دس بارہ سال میں سائیکل سے لینڈ کروزر تک کا سفر کرتے ہوئے بہت سے عیش کوش لوگوں کو دیکھ چکا ہوں۔ دوبارہ عرض کروں گا کہ خاکیوں میں سے بھی کئی لوگوں نے دولت کے دریا میں خوب ڈکیاں لگائی ہیں۔ مگر انکی تعداد دیگر اداروں کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ اور ہاں، ان لوگوں کو کیفیت کردار تک پہنچانے کیلئے فوج کا ایک اپنا نظام ہے جو حد درجہ کڑا اور سخت ہے۔ بات کی تصدیق کروایجئے۔ اعداد و شمار لے لیجئے۔ فوج میں بہت زیادہ طاقتور اندر ورنی احتساب ہے۔

تمہید باندھنے کے بعد اصل بات، اصل نکتے کی طرف آتا ہوں۔ ایک خاص منصوبہ بندی کے ساتھ ملکی فوج کے خلاف کام کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے کسی ٹوی چینی، اخبار کو دیکھ لجھے۔ پاکستان کے خلاف خبروں سے اٹا پڑا ہوگا۔ ہمارے ملک کی معمولی معمولی خبر تک کو اس طرح توڑ مرور کر پیش کیا جاتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اگر اصل معاملات کا علم ہو، اور آپ حقیقت جانتے ہوں، تو فوراً ہندوستان کی نفرت اور تعصب کا دراک ہو جاتا ہے۔ وہاں تمام اہم وزارتوں کے مینگ ہالز میں جزل نیازی کی تھیاڑا لئے والے تقریب کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ انکی وزارت داخلہ، سیکیورٹی کے ادارے، سیاسی لوگ ایک نکتے پر متفق ہیں۔ وہ ہے پاکستان کو نقصان پہنچا کر بر باد کرنا اور اسکے مختلف حصے بخرا کرنا۔ وزیر اعظم نریندر مودی سے لیکر انکے ہمراہ آدمی نے پاکستان کی سلطنت کے خلاف بیانات دے رکھے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ ہندوستان کی تمام کوشش اور وسائل مہیا کرنے کے باوجود، ہمارا ملک مضبوطی سے کیوں کھڑا ہے۔ چیزیں، اسے سوال میں بدل دیجئے۔ کیا ہماری عدیہ، بیوروکریسی، کاروباری طبقہ، سیاستدان مثالی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ جنکی بدولت ملک محفوظ اور بچا ہوا ہے۔ کم از کم طالب علم کا جواب نفی میں ہے۔ عدیہ تمام مراعات لینے کے باوجود عام آدمی کو انصاف مہیا کرنے میں مکمل ناکام ہے۔ بیوروکریسی کے متعلق پہلے گزارشات پیش کرچکا ہوں۔ کاروباری طبقہ، دونوں ہاتھوں سے ملک کا لوٹ رہا ہے اور سیاستدانوں کے متعلق ہر ذی شعور آدمی اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ اپنے دورِ اقتدار میں کیا گل کھلاتے ہیں۔ اس سوال کا جواب صرف اور صرف یہ ہے کہ تمام بیرونی طاقتیں مخفی اسی ناکام ہو رہی ہیں، کہ آج کی تاریخ تک ملک میں ایک مضبوط فوج موجود ہے جو کسی بھی طریقے سے غافل نہیں ہے۔ رُامت منایے گا۔ کیا بھلی گھروں کو دنیا میں سب سے زیادہ منافع خوری ایک قومی جرم نہیں ہے۔ کیا چینی کی ملوؤں کی مشینری پاکستان کے صرف ایک سیاسی کارخانے میں تیار ہونا غلط نہیں ہے۔ کیا بیوروکریسی جیسے اعلیٰ ادارے کو ذاتی پسندنا پسند کی بنیاد پر تقسیم کرنا درست ہے؟ یہ سوالات نہیں ہیں۔ یہ نوحہ ہے جو ہمارے چند کوتاہ اندیش حکمرانوں نے ذاتی فائدے کیلئے سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ یہی حال مذہبی بنیاد پر سیاست کرنے والوں کا ہے۔ آج تک پاکستان کے قائم رہنے کو غلطی قرار دینے والے کوئی اور نہیں، یہی مذہب فروش ہیں۔ انکا سوبرس کا بیانیہ مکمل طور پر یکساں ہے۔ ملک، محبد وطن لوگوں اور اداروں سے نفرت انگل گھٹی میں ہے۔ تمام بیرونی سازشوں کے باوجود ملک آہستہ آہستہ ترقی کی منزل کی طرف جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ حالیہ حکومت جو کہ حد درجہ نالائق لوگوں پر مشتمل ہے، کم از کم ملکی مفاد میں اکٹھی نظر آتی ہے۔ پرحد درجہ عجیب بات نہیں ہے کہ نواز شریف، جو کہ ایک سندیافہ لیڈر ہیں۔ انکی اور اجیت دیوال، را کے سربراہ اور نریندر مودی کا بیانیہ حد درجہ ایک جیسا ہے۔ کیا یہ کیسانیت اتفاقیہ ہے؟ پاکستان کے ریاستی اداروں کے متعلق نواز شریف بالکل وہی بات کر رہے ہیں، جو ہمارے سفاک دشمن کی زبان ہے۔ اسے قطعاً حسن اتفاق نہیں سمجھتا۔ میاں صاحب کے ایک قربی دوست نے بتایا کہ لندن میں وہ انتہائی غضب اور شدید غصہ میں بنتلا ہیں۔ انکا منصوبہ بالکل سادہ ساتھا۔ مرکزی حکومت، دختر نیک اخترا اور پنجاب کا صوبہ، بھیجھے کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر یہ دونوں کام ہو جائیں تو ہر چیز ٹھیک ہو جاتی ہے۔ جمہوریت بھی واپس آ جاتی ہے۔ ملک میں امن امان بھی درست ہو جاتا ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ہماری سرحدوں پر جھپڑ پیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ مگر قدرت کا اپنا نظام ہے۔ اس ملک پر مسلسل حکومت کرنے والا خاندان، کرپشن کی مہیب دلدوں میں پھنس چکا ہے۔ پیوں کا حساب

مانگا جائے تو اداروں کو گالیاں نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ جمہوریت خطرے میں ہے۔ یہ پکارا گ سننے کو ملتا ہے۔ کھربوں روپوں کی کھون لگائی جا چکی ہے۔ مگر یہ پیسہ کہاں سے آیا، اسکا کوئی جواب نہیں۔ دھیلے کی کرپشن نہیں کی۔ کہنے والا شخص، بتاہی نہیں پارہا کہ بے نامی پیسہ کہاں سے آیا ہے؟ کیا یہ تمام اور اس جیسے محیر العقول کرپشن کے کاموں کی باز پرس نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ملک نے زندہ رہنا ہے، اگر ان بیس کروڑ لوگوں نے غلامی کا طوق نہیں پہنانا تو آل شریف، آل زردار اور ہر اہم آدمی کا ظالمانہ احتساب ہونا چاہیے۔ ان معاشی جرام کو ختم کرنے کیلئے مضبوط قانون سازی ہونی چاہیے۔ یہ تمام معاملات کا صرف ایک عدالت میں فیصلہ ہو جانا چاہیے۔ پے در پے اپیلوں کا حق ختم ہونا چاہیے۔ اسلیے کہ کرپشن کسی قانون کے تحت نہیں کی جاتی۔ تو پھر ان لیٹروں کیلئے اتنا طویل انصاف کیوں۔ ایک ماہ میں فیصلے بعد جھٹکا ہونا چاہیے۔ مگر ملکی نظام میں تبدیلی لانا کم از کم اس وقت ناممکن نظر آ رہا ہے۔

میاں نواز شریف اس وقت ایک خطرناک کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں۔ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ اسکی وجہات عرض کی ہیں اور اب سب کے سامنے ہیں۔ کسی بھی سیاسی رہنماء کو قومی اداروں کے متعلق منفی تقاریر یزیب نہیں دیتیں۔ میاں صاحب تو پیداوار، ہی آب پارہ کے گیٹ نمبر چارکی ہیں۔ عجیبالمیہ ہے کہ معافی نہ ملنے پر، میاں صاحب کو ہر وہ اصول پسندی یاد آ رہی ہے جو سابقہ پٹنس برس انکے نزدیک تک نہیں پہنچلی۔ سینکڑوں واقعات ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنے ذاتی مفادات کے تحت متنازعہ سیاسی فیصلے کیے ہیں۔ دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مسلم لیگ ن کا سنجیدہ طبقہ، میاں صاحب کی ان مشکل باتوں کی وجہ سے حد رجہ پریشان ہے۔ وہ انکی تقاریر کا دفاع نہیں کر پا رہا۔ پوچھیں، توبات بدلتے ہیں۔ مگر صاحبان! تمام غلطیوں کے باوجود ریاستی اداروں نے اپنے خون سے اس ملک کی حفاظت کی ہے۔ کیا اس ادارے کی تضییک، شہداء کے خون سے وفا ہے؟ کیا انہیں سرِ عام بُرا بھلا کہنا ملک کی خدمت ہے؟ آپ سمجھدار ہیں۔ یہ فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں!

راو منظر حیات